

## دستور کے اسلامی اجزاء

ایک خاص طبقے کے بعض لوگ کچھ اور ہی نیتوں کے ساتھ اس پیچیدہ صورتِ حالات سے امیدیں لگائے بیٹھے ہیں۔ ان کی خواہشِ پہاڑ یہ ہے کہ کسی طرح اس اولادی میں ملک کو دستور کے ساتھ اسلامی اجزا سے محروم کر دیا جائے۔ ہمارے یہ اکابر مسلمان خصوصیت سے کتاب و سنت کے الفاظ پر اندر ہی اندر بہت کڑھ رہے ہیں۔ انھی بڑے بڑے مرتبے کے مسلمانوں کا ذہن ہے جو بھی کراچی ٹائمز اور کبھی پاکستان اسٹینڈرڈ کے اداریوں میں کھولتے ہوا سامنے آتا ہے۔

اپنے ان بھائیوں کو ہم خیر خواہ بنا جذبے کے ساتھ متینہ کرتے ہیں کہ رائے عام کے خلاف اس طرح کی سازشیں کبھی کامیاب نہ ہو سکیں گی، بلکہ وہ جتنا کچھ لوگوں سے سلب کرنے کی کوشش کریں گے اُس سے زیادہ اُن کو واپس کرنا پڑے گا۔ وہ اپنی مجلس میں بیٹھ کر جیسے چاہیں رنگ جمالیں، عوام میں اُن کے رجحانات کی کوئی کھپت نہیں ہے۔ اس کا اندازہ اُس ہمہ گیر عمل سے کر سکتے ہیں جو سنت پر فرید جعفری صاحب کے حملہ کے زیر اثر پاکستان کے دونوں خطلوں [مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان] میں ظاہر ہو رہا ہے۔ آپ حضرات کا تصورِ اسلام کچھ بھی ہو، اجتماعی نظام تو بہر حال اجتماعی تصور ہی کے تحت چلے گا۔ اگر پاکستان کے مسلمانوں کی عظیم اکثریت کتاب و سنت کو فرمود کی اساس اور زندگی کی ہدایت کا سرچشمہ مانتی ہے تو پاکستان کا دستور تو اکثریت ہی کے ایمان کے مطابق تنکیل پائے گا، چاہے اُو پچھے سیاسی شیش ملکوں میں زندگی بس کرنے والے چند افراد کو کتاب و سنت کے الفاظ سے لتنی ہی شرم کیوں نہ محسوس ہو۔ یہ ملک سنت کا انکار کرنے والوں کا ملک نہیں ہے اور یہ ریاست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور عملی کردار کے خلفیں کی ریاست نہیں ہے۔ یاد رکھیے کہ ایک باز کتاب و سنت پر پیمان باندھ لینے کے بعد آپ حضرات نے اگر اس پیمان کو واپس لینے کی کوشش کی تو آپ کا اخلاص قطعی طور پر مشتبہ ہو کر رہ جائے گا۔ (اشارات، نعیم صدیقی، ترجمان القرآن، جلد ۳، ص ۲۳، عدد ۱۹۵۵ء، مارچ ۱۹۵۵ء)